شکیل شاغل ۔مشرقی چمپارن (بہار)

اسپین کا گزشتہ شمارہ ملا۔ مشمولات نہایت ہی اہم اور کارآمد ہیں مگر میں نے پہلی فرصت میں مولانا رومی کے متعلق مضامین اور انٹرویو کو پڑھا۔ ڈاکٹر نویت ارگن کا یہ خیال کہ دنیا جتنی خطرناک ہوتی جائے گی اور انسانی جانیں جس قدر ارزاں ہوتی جائیں گی رومی کی معنویت میں اضافہ ہوتا جائے گا۔ میں بھی ڈاکٹر نویت ارگن کے الفاظ میں ہی اس عظیم روحانی شاعر کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔ ایک کثیر جہتی معاشرے میں تصوف کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے ڈاکٹر ارگن کا یہ کہنا کہ ''تصوف خود ساختہ عقیدے کے جبر سے آزادی عطا کرتا ہے اور ہندوستان میں تصوف کی جڑیں کافی گہری رہی ہیں اور ہندوستان و امریکہ تصوف کی ڈور سے بندھ کر ایک دوسرے کے قریب ہو سکتے ہیں۔'' ایک عظیم الشان فکر ہے۔ کاش کہ ہندوستان و امریکہ تصوف کے ذریعہ ایک خدا کی تلاش اور اس کے احکامات پر عمل کرنے میں ایک دوسرے کی بھرپور مدد کرتے۔ بے خبری کا ملال، ہندوستان بنام پولیوفاتح کون؟ اور کالا آزار کا آزار کافی اہم اور قابل توجہ ہیں۔ صحت عامہ سے منسلک ان مسائل پر حکومت کو سنجیدگی سے غور و فکر کرنی چاہئے۔

انور پریمی، کولکاتا

اسپین کا تازہ شمارہ جنوری رفروری ۲۰۰۸ موصول ہوا، بے حد پسند آیا۔ دیگر ظاہر مشاطگی کے علاوہ مضامین کی معنویت اور سجاوٹ و افادیت کی تعریف ضروری ہے۔ ہند امریکی شادیاں اور ترقی پذیر معیشتوں کے لئے آسان تدبیریں بہت پسند آئے۔

راشد جمال فاروقی،

ویر بھدرہ، دھرہ دون

گزشتہ شمارہ میں آپ کا آٹو بایوگرافیکل مضمون سبق آموز اور تحریک دینے والا تھا۔ تازہ شمارہ بھی حسب سابق دل نواز بھی ہے، معلوماتی بھی۔ عصری امریکی فکشن اور شاعری کے تعلق سے بھی کچھ مواد شامل کر دیں تو ہم جیسوں کا بڑا بھلا ہوگا۔ 'اسپین' کے ساتھ تاریخی خزانوں کے تحفظ سے متعلق کتابچہ بھی موصول ہوا۔

جی۔سریناواس راؤ، ہنم کونڈہ، آندھرا پردیش

شاندار اور دلچسپ رسالہ ''اردو اسپین'' برابر مل رہا ہے اور اسے میں بہت عقیدت کے ساتھ پڑھ رہا ہوں۔ حالیہ رسالہ میں آپ نے ''امریکی مسلمانوں کا سفر حج'' بہت پرکشش انداز میں بیان کیا ہے۔ امریکی مسلمان بھی حج کا فریضہ اس وقار اور باعزت طور پر انجام دیتے ہیں جتنا کہ عرب، پاکستان اور ہندوستان کے حضرات کیا کرتے ہیں۔ خدا انہیں مکمل خوشیوں سے نوازے۔ نومبر دسمبر ۲۰۰۷ کے شمارے میں آپ کے تحریر کردہ مضمون ''بے خبری کا ملال'' سے پتہ چلا کے آپ کی پیدائش ۱۹۵۵ میں ہوئی۔ میں نے دو سال قبل ہی ۱۹۵۳ میں جامعہ عثمانیہ سے ایم اے پاس کیا تھا اور فوراً ہی لکچرار کی حیثیت سے ملازمت شروع کر دی تھی۔ اس وقت میری عمر ۸۰ سال ہے۔ ہمارا دور بہت دلچسپ اور ہر لحاظ سے خوش حال تھا۔

اشفاق احمد عارفی،

اردو افسر محکمہ فن، ثقافت والسنہ، حکومت دہلی

اسپین، شمارہ جنوری رفروری ۲۰۰۸ نظر نواز ہوا۔ رسالے کی زیب و زینت کا کیا کہنا۔ معلومات افزا اور بصیرت افروز مضامین کے اعتبار سے رسالہ اپنی مثال آپ ہے۔ مضمون ''برف کے بلوروں کی دلکشی اور رعنائی'' قدرت کے حسن اور فنکاری کا ایقان کراتے ہیں۔ ''امریکہ میں گاندھی جی کے نقش کف پا'' اور ''امریکہ میں ہندوستانی معاشرہ'' تاریخی اور ثقافتی اعتبار سے دقیع ترین مضامین ہیں۔

انیل کے۔ گوئل، بوٹانک گارڈن، لکھنؤ

آپ کے نئے کلنڈر کے صفحات پلٹ رہا تھا جو کہ امریکی نجائبات کے موضوع کے تحت ایک نہایت عمدہ پیش کش ہے۔ مبارک باد قبول کریں۔ اس سلسلہ میں کہنا ہے کہ ستمبر ۲۰۰۸ کے تحت جو خاص تصویر شائع کی ہے وہ امریکی کنول نہیں ہے۔ انسیٹ میں جو تصویر ہے وہ درست ہے لیکن جو بڑی تصویر آپ نے شائع کی ہے وہ امریکی کنول نہیں بلکہ واٹر لیلی ہے۔

اسپین کا جواب: ہم انیل کے۔ گوئل کا اس غلطی کی نشاندہی کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں اور اپنے قارئین کی خدمت میں ایک حقیقی امریکی کنول کی تصویر پیش کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

بشیر کار،

توحید گنج، بارہ مولہ، جموں و کشمیر

اردو میں اتنے شاندار اور معیاری رسالہ سے نہ صرف مختلف موضوعات کی معلومات حاصل ہوتی ہیں بلکہ اس طرح آپ اردو زبان کی کافی خدمت کر رہے ہیں۔ رسالہ کا معیار جہاں بہت بہتر ہے وہیں رسالہ کا گیٹ اپ اور تصاویر بھی کافی دلکش ہوتی ہیں۔ رسالہ کے لئے چند تجاویز پیش ہیں: رسالہ میں ایک ادبی کالم مسلسل شائع کیا جائے، امریکہ کی مشہور ہستیوں کی بایوگرافی یا آٹو بایوگرافی شائع کی جائے، امریکہ کی زراعت کے بارے میں جانکاری دی جائے تاکہ باقی دنیا بھی فائدہ اٹھائے، امریکہ کے مسلم اداروں کے بارے میں تفاصیل دی جائیں ساتھ ہی ان کے کام کا طریقہ بھی بتایا جائے۔

اظہار خیال